السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

جس نے مؤذن کی اذان سن کر کہا: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا“ تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مؤذن کی اذان سن کر کہا: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيکَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا“ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں) تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں“۔

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔]

جس نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کہا ”أشهد أن لا إله إلا الله وحده“ یعنی میں اس بات کا اقرار و اعتراف اور اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں۔ ”لَا شَرِيكَ لَهُ“ میں اس شہادت کے معنی کی تاکید و زور پایا جاتا ہے۔ ”وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ“ میں عبدیت کو مقدم کیا؛ تاکہ عبودیت اور انکساری کے مفہوم کو خوب واضح کیا جاسکے۔ ”وَرَسُولُهُ“ میں تحدیث نعمت کا اظہار ہے۔ ”رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا“ یعنی میں اس کی ربوبیت، الوہیت اور اس کے اسما و صفات کے اعتبار سے اس کے رب ہونے پر راضی ہوں۔ ”وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا“ کے معنی یہ ہیں کہ میں آپ ﷺ کی ان تمام باتوں کو مانتا ہوں، جن کے ساتھ آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیااور جن باتوں کو آپ ﷺ نے ہم تک پوری طرح پہنچا دیا۔ ”وَبِالْإِسْلَامِ“ کے معنی یہ ہیں کہ اسلامی احکام کے تمام اوامر اور منہیات کو، ”دِينًا“ یعنی عقیدے اور فرمان برداری کے اعتبار سے تسلیم کرتا ہوں۔ ”غُفِرَ له ذَنْبُه“ کے معنی یہ ہیں کہ اس کے صغیرہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ یہ دعا اس وقت پڑھی جائے گی، جب مؤذن کہے: ”اشهد أن لا إله إلا الله، أشهد أن محمداً رسول الله“ اور اذان ختم ہونے کے بعد بھی اس ذکر کو پڑھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ اس حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے۔

https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/6272

لجنة الدعوة الإلكترونية
EDC E-Da'wah Committee

النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY